Islamic Center

خطبہ جمعۃ المبارک

بعنوان

کامیاب شادیوں کے سنہری اصول

منبر اللجنۃ العلمیۃ

39

13 دسمبر 2019

15 ربیع الثانی 1441ھ

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418

بہ اہتمام

التبیان اسلامک سینٹر

لاہور۔ پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کامیاب شادیوں کے سنہرے اصول

خطبہ جمعہ کے اہم عناصر:

❀میاں بیوی کے مشترکہ حقوق ❀خاوند پر بیوی کے حقوق ❀بیوی پر خاوند کے حقوق

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (الروم:21)﴾

سامعین محترم! والدین کے بعد انسان کا جو سب سے قریبی تعلق قائم ہوتا ہے وہ زوجین کا تعلق ہے۔ایک مرد کا ایک عورت سے اور ایک عورت کا ایک مرد سے ازدواجی رشتے کی بنیاد پر محبت و الفت کا اٹوٹ رشتہ قائم ہوتا ہے۔قرآن نے اس رشتہ کو قدرتی نشانیوں میں شمار کیا ہے:

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (الروم:21)

اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے پیدا کئے۔تاکہ تم ان کے ذریعے سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھ دی۔بے شک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غوروفکر کرتے ہیں۔

حضرات محترم! ہم میں سے کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو نکاح کے ذریعے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے میں کسی نہ کسی طرح سے ناکام ہو جاتے ہیں، کتنے ہی لوگوں کو شادی کی سمجھ ہی نہیں آتی کہ شادی ہے کیا؟ اس شادی کے بعد ہم پر کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں؟ پھر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہمارے قائم کیے گئے تعلق نفرت،

عداوت اور دشمنی میں تبدیل ہوجاتے ہیں، گھر اجڑ جاتے ہیں، خاندانوں کے خاندان ایک دوسرے سے جدا ہوجاتے ہیں اور معاشرے میں ایک عجیب سے فضا پیدا ہوجاتی ہے۔

اس تمام کام کے ایک بنیادی وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمیں شادی کے بعد زندگی گزارنے کے طور طریقے کا علم نہیں ہوتا۔ دیکھیں! اسلام میں اس رشتے کی بنیاد انتہائی پائیدار ہے۔ اس کے لیے مرد وعورت دونوں پر ذمہ داریاں اور ایک دوسرے پر دونوں کے جائز حقوق متعین کئے گئے ہیں جن سے خاندان کی بنیاد مضبوط ہوتی ہے اور معاشرہ میں امن وسکون کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔

اسی مناسبت سے آج کے خطبہ جمعہ میں کامیاب شادیوں کے سنہرے اصول ذکر کیے جائیں گے، تاکہ ہماری شادیاں کامیاب ہوں، اور نفرتوں اور عداوتوں کا قلع قمع ہو۔

ہمارا آج کا خطبہ تین حصوں پر مشتمل ہوگا:

① میاں بیوی کے مشترکہ حقوق ② خاوند پر بیوی کے حقوق ③ بیوی پر خاوند کے حقوق

میاں بیوی کے مشترکہ حقوق

شادی کامیاب بنانے میں کچھ حقوق کا تعلق خاوند سے اور کچھ کا بیوی سے۔ مگر بعض ایسے حقوق ہیں جن کا حامل شوہر اور بیوی دونوں کو ہونا چاہیے، ان میں سے چند اہم درج ذیل ہیں:

① عمدہ اخلاق:

کسی بھی جگہ تعلق قائم رکھنے میں شاید سب سے بڑا کردار حسن اخلاق کا ہوتا ہے۔ اس لیے خاوند اور بیوی دونوں کو باہم اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِنِسَائِهِمْ

ایمان کے لحاظ سے کامل مومن وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے اور تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنی بیویوں کے لیے سب سے بہتر ہو۔

سنن الترمذی: ۱۱۶۲، قال الالبانی: صحیح

② ایک دوسرے کے لیے زینت اختیار کرنا:

خاوند بیوی کا دل جتنے کے لیے اور بیوی خاوند کا دل جیتنے کے لیے زیب وزینت اختیار کریں۔ زیب وزینت اختیار کرنا نہ صرف حلال ہے بلکہ قرآن نے انہیں حرام ٹھہرانے والوں کی سرزنش بھی کی ہے:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ (سورۃ الاعراف:۳۲)

آپ کہہ دیجئے!اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی زینت کوجس کو اس نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کوکس نے حرام کیا ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ یہ چیزیں اس طور پر کہ روزِ قیامت اہل ایمان کے لیے خالص ہوں گی، دنیوی زندگی میں بھی مومنوں کے لیے ہیں۔

❁ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا:

فَإِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلْيُرَ أَثَرُ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكَ، وَكَرَامَتِهِ

جب اللہ نے تجھے مال دیا ہےتو اللہ کی نعمت اورتکریم کا اثر تجھ پرنظرآنا چاہیے۔

سنن ابی داود:۴۰۶۳،قال البانی:صحیح

بناؤسنگار کے معاملہ میں اگرچہ خاوندکوبھی فکر کرنی چاہیےمگرعورت کوبطورِخاص اس کا خیال کرنا چاہیے۔

③بوقتِ ملاقات خندہ پیشانی کا مظاہرہ:

ہمارے ہاں بہت سے لوگ کام کاج سے تھکے ہارے جب گھر پہنچتے ہیں،توان کی حالت دیکھنے والی ہوتی ہے،تھکاوٹ کے مارے وہ ٹھیک سے سلام کے بعد حال احوال بھی دریافت نہیں کرتے اور باہر کا غصہ گھر آکر نکالتے ہیں۔اسی طرح بیوی گھر کے کام کاج سے تھک کر غصہ خاوند پر نکالنا شرع کردیتی ہے،یہ حسن معاشرت نہیں۔حسن معاشرت یہ ہے کہ آپ کا چہرہ ہمیشہ ہنستا مسکراتا،شگفتہ اور پھول کی طرح ہو۔رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

لَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ، وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ

کسی نیکی کوحقیر مت سمجھواگرچہ اپنے بھائی سے خندہ روئی اورشگفتہ پیشانی سے ملنا ہی کیوں نہ ہو۔

سنن ابی داود:۴۰۸۴،قال الالبانی:صحیح

④خوشی وغمی میں شرکت:

غزوہ بدر کے قیدیوں کوفدیہ لےکر آزاد کرنے کی وجہ سے اللہ کا عتاب نازل ہونے پر رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ رورہے تھے۔اپنے ان محبوب ساتھیوں کو دیکھ کر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:اے اللہ کے نبی! مجھے بھی بتائیے کہ آپ اورآپ کے ساتھی کیوں رورہے ہیں؟ اگر مجھےبھی آپ کے ساتھ رونا آیا میں بھی روؤں گا۔

صحیح مسلم:۱۷۶۳

❁اس واقعہ کا قابل غور پہلو یہ ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی محبت اوایمانی روشتہ واخوت کی بنا پر ان کے

غم میں شریک ہونا چاہا۔ پھر ایسی محبت کے حقدار میاں بیوی سے بڑھ کر اور کون ہو سکتے ہیں؟

⑤ ایک دوسرے کو تکلیف ومشقت میں نہ ڈالنا:

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا:

أَنْ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ

نہ تو اپنے آپ کو نقصان دو اور نہ ہی کسی دوسرے کو نقصان دو۔

(سنن ابن ماجه: 2340، قال الالباني: صحيح)

⑥ خوبیوں اور خامیوں کا موازنہ کرنا:

ہر انسان میں جہاں بہت سی خوبیاں ہوتی ہیں، وہی کچھ خامیاں بھی ہوتی ہیں، کیونکہ مخلوق میں گناہوں سے پاک رہنے والے انبیائے کرام ہیں یا ملائکہ، ان کے علاوہ ہر کسی سے غلطی ہو جاتی ہے، جب ہر کسی سے غلطی ہو جاتی ہے تو لامحالہ خاوند اور بیوی سے بھی غلطی کا صدور نا گزیر ہے۔ ایسی صورت میں دانش مند خاوند اور عقلمند بیوی وہ ہوتی ہے جو برائیوں کے ساتھ ساتھ نیکیوں پر بھی نظر رکھتا ہے اور برائیوں کے مقابلے میں اچھائیوں کو ترجیح دیتا ہے۔ چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً، إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ

کوئی ایمان والا (شوہر) کسی ایمان والی (بیوی) کو غصہ نہیں دلاتا، اگر اس (بیوی) کا کوئی کام خاوند کو ناپسند ہو تو (وہ یہ خیال کرے کہ اس بیوی کا) کوئی دوسرا کام پسند والا بھی تو ہے۔

صحيح مسلم: ١٤٦٩

⑦ غلطیوں پر خاموشی سے صبر کر لینا:

ضروری نہیں ہوتا کہ ہر چھوٹی بات پر سرزنش کی جائے، بلکہ حکمت کے تحت اس پر خاموشی اختیار کرنا بھی مستحسن عمل ہے۔ اگر بیوی سے کوئی کوتاہی ہو گئی تو خاوند درگزر کر جائے اور اگر خاوند کوئی کام بھول جائے تو بیوی کو معاف کر دینا چاہیے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ حقوق اللہ کے بعد دیگر کوتاہیوں کو صرف کر دینا چاہیے۔ چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ، وَلَا امْرَأَةً، وَلَا خَادِمًا، إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، نہ کسی عورت کو اور نہ ہی کسی خادم کو، البتہ اللہ کی راہ

میں جہاد کرتے ہوئے۔

صحیح مسلم:۲۳۲۷

⑧ اپنی بیوی کے جنسی حقوق کا خیال رکھنا:

شوہر اور بیوی میں سے ہر ایک کے لیے دوسرے کی جنسی خواہش کا احترام ضروری ہے، لہٰذا ان میں سے کسی کے لیے روا نہیں کہ استطاعت کے باوجود بھی دوسرے کو حق نہ دے۔
حضرات محترم! اگر شوہر اور بیوی ایک دوسرے کی یہ ضرورت صحیح طور پر پوری نہ کریں تو پھر شیطان کی چال خوب چلتی ہے، گناہ کا راستہ کھلتا ہے اور پھر گھروں کے گھر اجڑ جاتے ہیں۔ یا پھر ازدواجی زندگی میں ایسی بے سکونی رہتی ہے جس کا بظاہر کوئی سبب بھی معلوم نہیں ہو رہا ہوتا۔

⑨ رازوں کی حفاظت:

ظاہر ہے شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے لیے پردہ ہیں، اس لیے انہیں اپنے ایسے معاملات اپنے دوست واحباب سے شیئر نہیں کرنے چاہیے، چنانچہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ، وَتُفْضِي إِلَيْهِ، ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا

بلاشبہ روز قیامت اللہ کے ہاں بدترین لوگوں میں سے وہ شخص بھی ہوگا جو (جنسی ملاپ کے لیے) اپنی عورت (بیوی) کی طرف مائل ہوا اور وہ عورت بھی اس کی طرف مائل ہو (اور پھر وہ خواہش پوری کرنے کے بعد) وہ شخص اس عورت کے راز دوسروں سے بیان کردے۔

صحیح مسلم:۱۴۳۷

خاوند پر بیوی کے حقوق

ہم ان چند حقوق کو بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں:

① حق مہر کی ادائیگی:

مہر وہ مال ہے جو بیوی کا اپنے خاوند پر حق ہے جو عقد یا پھر دخول کی وجہ سے ثابت ہوتا ہے، اور یہ بیوی کا خاوند پر اللہ تعالی کی طرف سے واجب کردہ حق ہے، جو اسے بقدر وسعت ادا کرنا ہوتا ہے، چنانچہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً (النساء:4)

اورعورتوں کوان کے مہر راضی خوشی دے دو۔

۞اسی طرح ایک دوسرے مقام پرفرمایا:

فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (سورة النسا:٢٧)

اورعورتوں سے ان کے گھر والوں کی اجازت سے نکاح کرواوران عورتوں کوان کی قیمت (مہر)معروف طریقے پراداکرو۔

② کھانے پینے اوررہائش کی ذمہ داری:

خاوند پر بیوی کے لیے رہائش اور کھانے پینے کا اہتمام کرنا ضروی ہے،کیونکہ عقد نکاح کی وجہ سے عورت خاوند کے لیے محبوس ہے، اور خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر نکلنا منع ہے،تو اس لیے خاوند پر واجب ہے کہ وہ اس کے بدلے میں اس پر خرچ کرتے ہوئے اس کی جائز ضروریات پوری کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ(سورة البقرة: 233)

اورجن کے بچے ہیں ان کے ذمہ ان عورتوں کا روٹی کپڑا اور رہائش دستور کے مطابق ہے۔

۞اورایک دوسرے مقام پراللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا:

لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ (سورة الطلاق:٧)

اورکشادگی والا اپنی کشادگی میں سے خرچ کرے اورجس پر رزق کی تنگی ہو اسے جو کچھ اللہ تعالی نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرنا چاہیے۔

۞ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے خطبۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

فَاتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ، فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ، وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ، فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ

تم عورتوں کے بارہ میں اللہ تعالی سے ڈرو، بلا شبہ تم نے انہیں اللہ تعالی کی امان سے حاصل کیا ہے،اوران کی شرمگاہوں کواللہ تعالی کے کلمہ سے حلال کیا ہے، ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہو، اگر وہ ایسا کریں توتم انہیں مار کی سزا دو جو زخمی نہ کرے اور شدید تکلیف دہ نہ

ہو،اوران کاتم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں اچھےاوراحسن انداز سے نان ونفقہ اورر ہائش دو۔

(صحیح مسلم:1218)

❀اگر خاوند اپنے بیوی بچوں پر مال خرچ کرنے میں بخیل ہےتو بقدرِ ضرورت اس کو بتائے بغیر اس کے پیسے لیے جاسکتے ہیں، چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوسفیان کی بیوی ھند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی:

يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، لَا يُعْطِينِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يَكْفِينِي وَيَكْفِي بَنِيَّ إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمِهِ، فَهَلْ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ مِنْ جُنَاحٍ

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان بہت حریص اور بخیل آدمی ہے مجھے وہ اتنا کچھ نہیں دیتا جو کہ مجھے اور میری اولاد کے لیے کافی ہوالا یہ کہ میں اس کا مال اس کے علم کے بغیر حاصل کرلوں،تو کیا ایسا کرنا میرے لیےکوئی گناہ تو نہیں؟

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكِ وَيَكْفِي بَنِيكِ

تو اس کے مال سے اتنا اچھے انداز سے لے لیا کر جو تمہیں اور تمہاری اولاد کو کافی ہو۔

(صحیح بخاری:5049،صحیح مسلم:1714)

❀سامعین محترم!عورت اگر اپنے شوہر کی استطاعت سے بڑھ کر اس پر بوجھ ڈالیں اور بغیر کسی ضرورت کے مطالبات کرتی رہیں تو اس کا خوفناک نتیجہ صرف خاوند پر ہی نہیں ہوگا بلکہ سارے معاشرے پر اثرانداز ہوگا، کیونکہ معاشرے میں مالی تغیرات کا دارومدار مردوں کی مالی سرگرمیوں پر ہوتا ہے اور جب مرد استطاعت سے بڑھ کر مطالبات پورے کرنے پڑیں گےتو پھر وہ حلال وحرام، جائز وناجائز،حق وناحق کی تمیز ختم کرکے مال حاصل کرے گا،جس سے سارا معاشرہ تباہی کی طرف دھیلا جائے گا،جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یا سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَوَّلَ مَا هَلَكَ بَنُو إِسْرَائِيلَ أَنَّ امْرَأَةَ الْفَقِيرِ كَانَتْ تُكَلِّفُهُ مِنَ الثِّيَابِ مَا تُكَلِّفُ امْرَأَةُ الْغَنِيِّ

بنی اسرائیل کو تباہ کرنے والی ایک پہلی چیز یہ تھی کہ غریب آدمی کی بیوی اس پر اپنے کپڑے کا اتنا ہی خرچ ڈالتی تھی جتنا کہ امیر آدمی کی بیوی۔

سلسلة الاحاديث الصحيحة:۵۹۱

③بیوی کی تعلیم وتربیت:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (سورة التحريم:٦)

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

اپنے آپ کو اور اپنے گھروالوں کو جہنم سے تب ہی بچائیں گے، جب ہم بیوی کو ایمان، اسلام، حلال، حرام، عبادات اور معاملات سکھا کر اہل وعیال کی تربیت کریں گے۔

❀ گھروالوں کی تربیت کی بدولت اللہ تعالیٰ نے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا (سورة مريم:٥٥)

وہ اپنے گھروالوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے اور اپنے رب کے ہاں پسندیدہ انسان تھے۔

❀ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو بھی یہی حکم دیا؛

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا (سورة طه:١٣٢)

اپنے گھروالوں کو نماز کا حکم دیجیے اور خود بھی اس پر ڈٹ جائیے۔

❀ پھر نبی کریم ﷺ نے اس پر عمل کیا، جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو وتر پڑھتے تو فرماتے:

قُومِي فَأَوْتِرِي يَا عَائِشَةُ

عائشہ! اٹھو اور نماز وتر پڑھو۔

صحیح مسلم:۷۴۴

④ بیوی کو گناہوں سے بچانا:

اللہ تعالیٰ نے خاوند کو گھر کا نگران بنایا ہے، اس لیے اس ذمہ داری ہے کہ وہ گھر کے معاملات کو دیکھے، اس میں اگر کوئی کمی وکوتاہی یا معصیت ہو تو اسے روکے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، الإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

تم میں سے ہر کوئی نگران ہے اور ہر کسی سے اپنی اپنی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ امام اپنی

رعایا کا ذمہ دار ہے اوراس کے بارے میں اسے پوچھا جائے گا،مرد اپنے گھر کا ذمہ دار ہے اور اپنی رعایا (گھر والوں) کے بارے میں جواب دہ ہے۔

صحیح البخاری: ۸۹۳

⑤عزت وناموس کی حفاظت:

بیوی ایک قیمتی خزانہ ہے۔اس کی عزت وناموس کی حفاظت اس کا اہم فریضہ ہے۔اس لیے مرد کو چاہیے کہ وہ عورت کے معاملے میں نہایت غیرت مند ہو(غیرت مند ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ ہر وقت اس کے بارے میں برا گمان کرے)،اسے لوگوں کی نگاہوں وغیرہ سے محفوظ رکھے۔اس کے لیے چند ایک تجاویز شاید بہتر رہیں گی:

①مرد اپنی اجازت کے بغیر اپنے گھر میں کسی بھی ایسے شخص کو جو عورت کے لیے نامحرو ہو، گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ دے، اگرچہ وہ مرد قریبی تعلق والا ہی کیوں نہ ہو۔

②مرد اپنی بیوی کو گھر سے باہر نہ نکلنے دے۔

③عورت سے زیادہ عرصہ دور رہ کر اسے مشقت میں نہ ڈالیں۔کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کے ذریعے گندی کہانیوں، فحش میگزینوں اور فلموں میں پڑ جائیں۔

⑥بیویوں کے درمیان عدل وانصاف:

اللہ تعالیٰ نے اگر کسی کو ایک سے زیادہ بیویوں سے نوازا ہو تو اس پر ضروری ہے کہ وہ ان کے مابین عدل وانصاف کرے۔عدل وانصاف میں ان لباس، ملبوسات، قیام وطام اور دن اور رات سب شامل ہیں۔ لیکن اگر کوئی عدل وانصاف نہیں کرتا، اس کی بابت نبی کریم ﷺ نے سخت وعید سنائی ہے، چنانچہ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلَى إِحْدَاهُمَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ مَائِلٌ

جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے کسی کی طرف مائل ہو تو روز قیامت اس حالت میں آئے گا کہ اس کی ایک جانب مائل ہوگی۔

سنن ابی داود: ۲۱۳۳، صحیح

⑦حسن معاشرت:

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (النساء :19)

اوران کے ساتھ حسن معاشرت اور اچھے انداز میں بود باش اختیار کرو۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا

(عورتوں کے بارہ میں میری نصیحت قبول کرو اور ان سے حسن معاشرت کا مظاہرہ کرو۔

(صحیح بخاری:3153، صحیح مسلم:1468)

حسن معاشرت کا عام سادہ معنی یہ ہے کہ اچھے انداز میں زندگی بسر کی جائے۔اس حساب سے یہ ایک انتہائی جامع لفظ ہے جس میں بہت سارے باتیں آ جاتی ہیں، مثلاً: خاوند بیوی کو حق مہر کے ساتھ ساتھ نان نفقہ، رہائش مہیا کرے، بلاوجہ ناراض نہ ہو، ترش روئی اختیار نہ کرے، بے انتہا محبت کرے اور اگر باہم تعلق برقرار رکھنے کے لیے کوئی جھوٹ بولنا پڑے تو اس سے بھی دریغ نہ کرے، کیونکہ اس کی اجازت دی گئی ہے۔

⑧ اپنی بیوی سے نرمی سے پیش آئے:

بیوی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کے حکم کی نافرمانی کے علاوہ اگر کسی معاملے میں اس سے کوئی غلطی، بھول اور کوتاہی ہو تو خاوند اس کے ساتھ نرمی والا رویہ اختیا کرے، اس کی غلطیوں سے درگزر کیا جائے، اس پر سختی نہ کی جائے، اس کی کسی غلطی کی صورت میں اس کی خوبیوں کی طرف دیکھتے ہوئے صحیح راستے کی راہنمائی کریں۔ چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً، إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ

کوئی ایمان والا (شوہر) کسی ایمان والی (بیوی) کو غصہ نہیں دلاتا، اگر اس (بیوی) کا کوئی کام خاوند کو ناپسند ہو تو (وہ یہ خیال کرے کہ اس بیوی کا) کوئی دوسرا کام پسند والا بھی تو ہے۔

صحیح مسلم: ۱۴۶۹

❀ لیکن اگر کوئی ایسی صورت بن ہی جائے تو اسے ڈانٹ یا ہلکا سا مار لینے میں تو کوئی مضائقہ نہیں، مگر اس میں بھی خیال رہے کہ اس کے منہ پر نہ مارا جائے، اسے بہت ہی زیادہ برا بھلا نہ کہہ دیا جائے یا پھر اسے گھر سے ہی نہ نکال دیا جائے۔ جیسا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور سوال کیا:

مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ

ہم میں سے کسی ایک کی بیوی کا کیا حق ہے:

آپ ﷺ نے فرمایا:

أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ، أَوِ اكْتَسَبْتَ، وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحْ، وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ

(بیوی کا حق یہ ہے) کہ جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ اور جب تم (کوئی نئے) کپڑے پہنو یا کمائی کرو تو اسے بھی پہناؤ، اور اس کے چہرے پر نہ مارو، اور اسے بُرا بھلا نہ کہو اور نہ ہی گھر سے باہر کہیں اس کو خود سے الگ کردو۔

سنن ابی داود: ۲۱۴۲، قال الالبانی: حسن صحیح

⑨حقِ طلاق:

ویسے طلاق ایک ناپسندیدہ عمل ہے، مگر خاوند یہ سمجھتا ہے کہ میری اس کے ساتھ بن نہیں پاتی، یا کوئی شرعی خرابی موجود ہے، تو پھر اس کے پاس اختیار ہے کہ وہ اچھے طریقے سے اسے طلاق دے کر کسی اور جگہ نکاح کرلے۔

بیوی پر خاوند کے حقوق

جس طرح شوہر کے اوپر بیوی کے حقوق ہیں اسی طرح بیوی کے اوپر شوہر کے بھی حقوق ہیں تا کہ ازدواجی زندگی خیر وبرکت سعادت کے ساتھ گزرے۔

①اطاعت:

بیوی پر شوہر کا اہم ترین حق یہ ہے کہ بیوی اس کی اطاعت کرے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ (سورة نساء:۳۴)

نیک عورتیں وہ ہیں جو فرماں بردار اور خاوند کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت میں (مال وآبرو کی) حفاظت کرنے والی ہیں۔

۞رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا:

أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟

سب سے بہترین عورت کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ، وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ، وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ

وہ عورت کہ شوہر جب اسے دیکھے تو عورت اسے خوش کر دے اور شوہر جب حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور اپنی جان و مال میں شوہر کا ناپسندیدہ کام نہ کرے، اس کی مخالفت نہ کرے

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ:۱۸۳۸

۞ سیدنا عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَإِنِّي لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِغَيْرِ اللَّهِ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتَّى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا، وَلَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلَى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ

اگر میں کسی کو غیر اللہ کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، عورت اپنے رب کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تک وہ اپنے شوہر کا پورا حق ادا نہ کرے حتی کہ شوہر اگر اسے بلائے اور وہ سواری پر ہو تب بھی اپنے آپ کو نہ روکے۔(یعنی ضرور اس کی پکار پر لبیک کہے۔

سنن ابن ماجہ:۱۸۵۳، صحیح الجامع:۵۲۹۵

۲ شوہر کے مال کی حفاظت:

عورت کے پاس شوہر کا جو بھی مال ہے امانت ہے۔اس مال میں شوہر کی مرضی کے بغیر عورت کے لیے کسی قسم کا تصرف کرنا جائز نہیں۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، الإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا

تم میں سے ہر کوئی نگران ہے اور ہر کسی سے اپنی اپنی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔امام اپنی رعایا کا ذمہ دار ہے اور اس کے بارے میں اسے پوچھا جائے گا، مرد اپنے گھر کا ذمہ دار ہے اور اپنی رعایا (گھر والوں) کے بارے میں جواب دہ ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور وہ اس کے بارے میں جواب دہ ہیں۔

صحیح البخاری:۲۲۷۸، صحیح مسلم:۱۸۲۹

۞ حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا ، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَا الطَّعَامُ، قَالَ :ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا

کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ بھی خرچ نہ کرے۔آپ سے دریافت کیا گیا:اے اللہ کے رسول! کھانا بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:وہ تو ہمارا سب سے بہتر مال ہے۔

سنن الترمذی: ۶۷۰،ابن ماجہ: ۲۲۹۵،قال البانی:حسن

③ کفایت شعاری:

خواتین میں عام طور فضول خرچی پائی جاتی ہے،مگر کامیاب بیوی وہ ہوتی ہے جو اپنے خاوند کا دامن دیکھ کر ہاتھ پھیلاتی ہے،اورتھوڑے پرصبر وشکر کے ساتھ گزارا کرتی ہے۔

ویسے بھی اصل امیری دل کی امیری ہے اورقناعت باعث سعادت ہے۔عورت اگر حقیقت پسندی سے دور ہوکر زیب وزینت کی عاشق ہوجائے تو دنیاوآخرت کی ہلاکت یقینی ہوجاتی ہے۔نبی کریم ﷺ نے ایک بار طویل خطبہ دیا اوردنیاوآخرت کے بہت سے امور ذکر فرمائے،آپ ﷺ نے یہ بھی ذکر فرمایا کہ:

أَوَّلَ مَا هَلَكَ بَنُو إِسْرَائِيلَ أَنَّ امْرَأَةَ الْفَقِيرِ كَانَتْ تُكَلِّفُهُ مِنَ الثِّيَابِ مَا تُكَلِّفُ امْرَأَةُ الْغَنِيِّ

بنی اسرائیل کو تباہ کرنے والی ایک پہلی چیز یہ تھی کہ غریب آدمی کی بیوی اس پر اپنے کپڑے کا اتنا ہی خرچ ڈالتی تھی جتنا کہ امیر آدمی کی بیوی۔

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: ۵۹۱

④ شکرورضا:

شوہر دن بھر کی محنت مزدوری سے جو پیسے کمائے، پھر اس سے جو خوراک،لباس اورزیورات مہیا کرے ،بیوی کو اس پر شوہر کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ناشکری سے بچتے ہوئے اللہ سے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ اسے اچھا بدلہ عطا فرمائے۔

مگر یہ عجیب فلسفہ ہے کہ کھانا بھی شوہر کا ہے اور ناشکری بھی اسی کی کرنی ہے،ایسی خواتین کی خدمت دو احادیث پیش کیے دیتے ہیں:

۞ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يَنْظُرُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى امْرَأَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا وَهِيَ لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ

اللہ تبارک وتعالیٰ ایسی عورت کو (نظر رحمت) سے نہیں دیکھے گا جو اپنے شوہر کا شکرادا نہیں کرتی حالانکہ وہ

اس سے بے نیاز نہیں ہوسکتی۔

سلسلة الاحاديث الصحيحه: ۲۸۹

۞ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ» فَقُلْنَ: وَبِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ العَشِيرَ

اے عورتو! صدقہ کرو میں نے جہنمیوں میں زیادہ تر تم کو دیکھا ہے۔عورتوں نے سوال کیا: ایسا کیوں اے اللہ کے رسول؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لعنت بہت کرتی ہو اور شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔

صحیح البخاری: ۳۰۴

⑤ خدمت گزاری:

شوہر کے گھر کی دیکھ بھال، کھانا پکانا، برتن دھونا، جھاڑو لگانا، صفائی ستھرائی وغیرہ یہ عورت کی ذمہ داری ہے۔ کیونکہ شوہر کے ذمہ گھر کے اخراجات ہیں، وہ ان کے حصول کے لیے دن بھر گھر سے باہر کام کرتا ہے اور بیوی گھریلو کام کرتی ہے۔

گھر کے کام کرنا کوئی عیب نہیں، بلکہ نبی کریم ﷺ کے دور میں اس کی بے شمار مثالیں ملتی ہی:

۞ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک بار اپنے والد محترم رسول اللہ ﷺ سے چکی پیسنے سے ہونے والی تکلیف کی شکایت کی، انھیں اطلاع ملی تھی کہ کچھ قیدی آئے ہیں، ان میں کوئی غلام خدمت کے لئے طلب کرنا چاہتی تھیں۔لیکن رسول اللہ ﷺ سے ملاقات نہیں ہوئی۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنا معاملہ بتا کر واپس چلی آئیں ۔جب اللہ کے رسول ﷺ تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کہ خبر دی۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ فاطمہ کے گھر گئے جب کہ میاں بیوی لیٹ چکے تھے، یہ اٹھنا چاہتے تھے مگر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی جگہ پر رہو۔ فاطمہ کہتی ہیں: پھر آپ ہمارے بیچ میں بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

کیا میں تم دونوں کو وہ نہ بتاؤں جو تمہاری طلب (یعنی خادم) سے بہتر ہے جب تم لیٹو تو چونتیس بار اللہ اکبر تینتس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ کہو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔

صحیح البخاری: ۵۹۵۹، صحیح مسلم: ۲۷۲۷

۞ اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا جو سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، فرماتی ہیں:

كُنْتُ أَخْدُمُ الزُّبَيْرَ، زَوْجَهَا، وَكَانَ لَهُ فَرَسٌ كُنْتُ أَسُوسُهُ

میں زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر کی تمام خدمات انجام دیتی تھی، ان کے پاس ایک گھوڑا تھا، اس کی دیکھ ریکھ کرتی اور اسے چارہ پانی مہیا کرتی تھی۔

مسند احمد: ۲۶۹۷۲، قال شعیب: اسنادہ صحیح

⑥ شوہر کے والدین اور بہنوں کے ساتھ حسن سلوک:

بہت سی بہنوں کا اعتراض ہوتا کہ ہم صرف اپنے خاوند کی اطاعت وعزت کریں گی، سال اور سسر وغیرہ سے ہمیں کوئی سروکار نہیں، حالانکہ انہیں دیکھنا چاہیے کہ شوہر کے والدین اور بہنوں کی عزت وتکریم خود شوہر کی عزت وتکریم کا ایک حصہ ہے۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک شوہر پر فرض ہے لہٰذا بیوی کو جس طرح تمام نیکیوں میں شوہر کی مددگار رہنا چاہیے اسی طرح اس نیکی میں بھی آگے بڑھ کر اس کا تعاون کرنا چاہیے۔

⑦ بچوں کی رضاعت اور پرورش:

بچوں کی پرورش، ان کی نگہبانی اور دیکھ بھال والدین خصوصاً ماں کی ذمہ داری ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ (سورة البقرة : ٢٣٣)

جو باپ یہ چاہتا ہو کہ اس کا بچہ پوری مدت دودھ پیئے تو مائیں اپنے بچوں کو پورے دوسال دودھ پلائیں یعنی مدت رضاعت زیادہ سے زیادہ دوسال ہے، اس سے کم مدت کی بھی رضاعت ہوسکتی ہے نیز ڈھائی سال کی بات کو عوام میں مشہور ہے اس واضح آیت کی روشنی میں درست نہیں ہے۔

⑧ اولاد کی تربیت:

عورت پر ایک یہ بھی حق ہے کہ وہ صبر وشفقت کے ساتھ اولاد کی تربیت کرے۔ اولاد پر غصہ نہ ہو۔ انھیں چیخ کر ڈانٹے نہیں۔ ان کو گالی نہ دے۔ ان کو مارے نہیں اور نہ ان پر بددعا کرے۔ سیدنا جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى خَدَمِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ، لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَاعَةَ نَيْلٍ فِيهَا عَطَاءٌ، فَيَسْتَجِيبَ لَكُمْ

اپنے اوپر بددعا نہ کرو، اپنی اولاد پر بددعا نہ کرو۔ اپنے خادموں پر بددعا نہ کرو۔ اپنے مالوں پر بددعا نہ کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ کی جانب سے دعا کی قبولیت کا وقت ہو اور وہ تمہاری بددعا قبول کر لے۔

(پھر تاحیات پچھتانا اور حسرت و افسوس کرنا پڑے)۔

سنن ابو داؤد: ۱۵۳۲، قال الالبانی: صحیح

⑨ خلع:

بیوی کی اگر خاوند سے نہیں بنتی، اور اس کا خاوند نہ تو کوئی مصالحت کرے اور نہ ہی طلاق دے، ایسی صورت میں عورت خلع لے اس مرد سے آزاد ہو جائے گی۔

❀❀❀❀❀

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418
03111701903

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:
03111701903
03036604440
03086222416